

باقرالعلوم آیت اللہ العظیمی سید محمد باقر رضوی اعلیٰ اللہ مقامہ



تحریر: مولانا سید علی باشم عابدی۔

حوالہ جات و مأخذ و تاریخ: حوزہ نیوز اینجنسی،

بتاریخ 16 شعبان المعظی 1443 ہجری قمری، 20 مارچ 2022۔

(ڈاکٹر محمد جعفر صاحب کی تحریر اور آل باقرالعلوم مولانا سید حیدر عباس رضوی صاحب قبلہ کے بیان سے ماخوذ)

آیت اللہ العظیمی سید محمد باقر رضوی اعلیٰ اللہ مقامہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے روز ولادت 7 صفر المظفر 1286 ہجری کو وزیر گنج لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ دادیہاں اور نانیہاں دونوں اعتبار سے آپ کا تعلق بر صیر بکھ عالم تشیع کے مشہور و معروف دینی اور علمی خانوادہ سے ہے۔ آپ کے داد آیت اللہ العظیمی سید علی شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، والد ماجد فقیہ احسن نادرۃ الزمان آیت اللہ العظیمی سید ابوالحسن رضوی کشمیری المعروف بہ آغا ابُورحمۃ اللہ علیہ تھے اور آپ کے نانا آیت اللہ العظیمی سید دلدار علی نقوی غفران مآب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے جنت مآب آیت اللہ العظیمی سید محمد تقی نقوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ سرکار باقرالعلوم رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد آیت اللہ العظیمی سید ابوالحسن رضوی کشمیری المعروف بہ آغا ابُورحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اسکے بعد فقه و اصول کی مقدماتی تعلیم فقیہ اعظم مفتی سید محمد عباس موسوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردان رشید محقق کامل مولانا شیخ تقیضل حسین طاب ثراه فتح پوری اور عالم جلیل مولانا سید حیدر علی طاب ثراه سے حاصل کی اور اپنے والد ماجد کے درس میں شامل ہوئے اور درجہ اجتہاد پر فائز ہوئے۔ جیسا کہ آپ کے والد ماجد نے بعض اکابرین سے فرمایا تھا کہ "الحمد للہ سید محمد باقر سلمہ درجہ اجتہاد پر فائز ہیں۔"

درجہ اجتہاد پر فائز ہونے اور اکثر اسلامی علوم عربی ادب، فقہ، اصول، فلسفہ، منطق، حدیث، تفسیر اور درایت میں کامل تسلط کے باوجود جب تک نجف اشرف جاگر باب مدینۃ العلم کی بارگاہ میں کسب فیض نہیں کیا تب تک کسی کو اپنی تقلید کی اجازت نہیں دی۔

1302 ہجری میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ نجف اشرف تشریف لے گئے لیکن عام طلاب کے برخلاف اپنی علمی استعداد کے سبب ابتدائی دروس کے بجائے درس خارج میں شرکت کی۔

سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ

- 1۔ والد ماجد آیۃ اللہ العظیمی سید ابو الحسن رضوی کشمیری المعروف آغا ابو صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 2۔ محقق کامل مولانا شیخ تقضی حسین فتح پوری طاب ثراه
- 3۔ عالم جلیل مولانا سید حیدر علی لکھنؤی طاب ثراه
- 4۔ صاحب کفایۃ الاصول آیۃ اللہ العظیمی شیخ محمد کاظم خراسانی المعروف بہ آخر خراسانی رحمۃ اللہ علیہ
- 5۔ آیۃ اللہ العظیمی مرزا خلیل تہرانی رحمۃ اللہ علیہ
- 6۔ صاحب (کتاب) عروۃ الوسقی آیۃ اللہ العظیمی سید محمد کاظم یزدی رحمۃ اللہ علیہ
- 7۔ آیۃ اللہ العظیمی شیخ شریعت فتح اللہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ
- 8۔ صاحب متدرک الوسائل آیۃ اللہ العظیمی شیخ میرزا حسین بن محمد تقی بن علی نوری طبری المعروف بہ محدث نوری رحمۃ اللہ علیہ
- 9۔ آیۃ اللہ العظیمی محمد حسین شهرستانی رحمۃ اللہ علیہ

حوزہ علمیہ نجف اشرف میں تقریباً 11 برس مذکورہ فقہاء و مجتہدین کے درس خارج میں شرکت کی اور ان سے سند اجتہاد حاصل کی۔ نجف اشرف میں قیام کے دوران ہی آپ کے والد ماجد نے 1312 ہجری کو کربلا میں معلیٰ میں رحلت فرمائی اور امام حسین علیہ السلام کے روضہ مبارک میں دفن ہوئے۔

سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ جب لکھنؤ آئے تو آپ کے والد کے مقلدین نے آپ کی جانب رجوع کیا۔ نیز ملک کی مشہور شیعہ دینی درس گاہ سلطان المدارس جو آپ کے والد مرحوم کی یادگار ہے اس کے مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے۔ آپ کے علم، زہد و تقویٰ کی شہرت ہوئی تو پورے ملک (ہندو پاک) سے علوم آل محمد علیہم السلام کے مشتاقان کا لکھنؤ آنے کا سلسلہ جاری ہو گیا۔

شاگرد:

آپ کے شاگدوں کی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے سلطان المدارس میں آپ کی 30 سالہ دور تدریس میں کسب فیض کیا جو اپنے زمانے کے جید علماء میں شمار ہوتے تھے۔ ذیل میں ان میں سے چند کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ حجۃ الاسلام و اسلامیین سید شبیر حسین طاب ثراه (سابق استاد و شیخہ عربی کالج فیض آباد)

2۔ سرکار مفتی اعظم آیۃ اللہ سید احمد علی موسوی رحمۃ اللہ علیہ

- 3۔ سرکار ظفر الملک آیۃ اللہ سید ظفر الحسن رحمۃ اللہ علیہ
 - 4۔ آیۃ اللہ سید راحت حسین گوپال پوری رحمۃ اللہ علیہ
 - 5۔ شش العلماء آیۃ اللہ سید سبط حسن نقوی رحمۃ اللہ علیہ
 - 6۔ سید امتحن محبیۃ الاسلام مولانا سید محمد رضا طاہ ثراہ
 - 7۔ عمدة المحققین مولانا سید عالم حسین طاہ ثراہ (سابق استاد سلطان المدارس لکھنؤ)
 - 8۔ عمدة العلماء مولانا سید کلب حسین نقوی طاہ ثراہ (کتب صاحب)
 - 9۔ سید العلماء مولانا سید علی نقی نقوی رحمۃ اللہ علیہ (نقن صاحب)
 - 10۔ سرکار شریعت مولانا سید وصی محمد صاحب طاہ ثراہ
 - 11۔ استاد الفقماء آیۃ اللہ سید محمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ (فرزند سرکار باقر العلوم رہ)
 - 12۔ مولانا ڈاکٹر سید محبی حسن صاحب کامونپوری۔
 - 13۔ نادرۃ الان من مولانا سید ابن حسن صاحب نوہروی طاہ ثراہ
 - 13۔ حجۃ الاسلام مولانا زین العابدین طاہ ثراہ (ملٹان)
 - 14۔ حجۃ الاسلام مولانا سید حیدر حسین نکہت صاحب طاہ ثراہ (صدر الافاضل)
 - 15۔ حجۃ الاسلام مولانا محسن نواب صاحب طاہ ثراہ
 - 16۔ حجۃ الاسلام مولانا سید نجم الحسن رضوی کراڑوی طاہ ثراہ
- مذکورہ اسمائے گرامی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب شاگردان ایسے جید علماء تھے تو استاد کس منزل پر ہوں گے۔ خدا رحمت نازل فرمائے۔

سلطان المدارس :

ملت جعفریہ کا عظیم سرمایہ سلطان المدارس ہے۔ آیۃ اللہ العظیمی سید ابوالحسن رضوی کشمیری المعروف بہ آغا ابو رحمۃ اللہ علیہ نے 1892 عیسوی میں اس مدرسے کی بنیاد رکھی اور تاحیات اس کی بقاء اور ارتقاء کے لئے کوشش رہے۔ بانی مدرسے کی رحلت کے بعد آپ کے فرزند سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ اس کے مدرس اعلیٰ مقرر ہوئے۔ انہوں نے بھی اپنے والد مرحوم کی طرح طلاب کی تعلیم و تربیت کے علاوہ مدرسہ کو نمایاں ترقی دی۔ 1892 عیسوی سے 1911 عیسوی تک تقریباً بیس برس مدرسہ سلطان المدارس کی اپنی کوئی عمارت نہیں تھی۔ ابتداء میں گول دروازہ چوک کے قریب کرائے کے مکانات

میں، اس کے بعد آ صفائی مسجد کے جگروں میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ کے نمایاں کارناموں میں سے ایک میڈیکل کالج کے سامنے مدرسہ سلطان المدارس کی ذاتی عمارت ہے جسمیں آج بھی مدرسہ قائم ہے۔ اسی طرح آپ نے کربلاۓ معالیٰ عراق میں مدرسہ ایمانیہ کی بنیاد رکھی۔ اسی مدرسہ میں مرچع عالیٰ قدر آیۃ اللہ العظیمی سید شہاب الدین مرعشی نجفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تعلیم حاصل کی۔ اسی طرح آپ نے دوران سفر مشہد مقدس میں بھی ایک مدرسہ اور حسینیہ کی بنیاد رکھی۔

تحریک تعمیر و تجدید مساجد:

سرکار باقر العلوم رہ نے مساجد کی تعمیر و تجدید کی تحریک چلائی تاکہ مساجد آباد ہوں اور انہیں نماز جماعت کا سلسلہ جاری ہو۔ آپ نے بہت سی مساجد کی تجدید فرمائی۔ اسی طرح بہت سی مساجد آپ کے ذریعہ تعمیر ہوئیں جنمیں روولی کے حسینیہ ارشاد حسین مرحوم کی مسجد آپ ہی کے حکم پر تعمیر ہوئی اور اس کا سنگ بنیاد 1925 عیسوی میں آپ ہی کے دست مبارک سے رکھا گیا۔

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے رابطہ:

سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مولا و آقا حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے خاص لگاو تھا۔ ظاہر ہے امام موصوم سے رابطہ یقین، ایمان و عمل کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب انسان اپنی زندگی موصومین علیہم السلام کی سیرت و احادیث کی روشنی میں بسر کرے۔ اس کے سیرت و کردار سے موصومین علیہم السلام کے سیرت و کردار کی خوشبو آئے۔ سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ کا اخلاص، زہد و تقویٰ اس منزل پر تھا کہ آپ کو دیکھ کر لوگوں کو اہلیت علیہم السلام کی یاد آتی تھی۔ آپ انتہائی درجہ متواضع اور منكسر المزاج تھے کہ ایک بار ناظم صاحب کے امام باڑے میں وعظ فرمائے تھے کہ کسی سامنے نے متاثر ہو کر کہا "کیا عالمانہ بیان ہے۔" کوئی اور ہوتا تو خوش ہو جاتا لیکن یہ سنتے ہی آپ کے چہرہ کارنگ متغیر ہو گیا اور فرمایا : عالم صرف اہلیت علیہم السلام ہیں۔

ظاہر ہے ایک فقیہ اعظم کا بیان اقوال موصومین علیہم السلام کا ائمۂ دار ہوتا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : لوگوں کی تین فسمیں ہیں۔ علماء، متعلّمین اور غثاء (یعنی جو ہر ہوا پر حرکت کرے اور ہر آواز کے پیچھے چل پڑے) ہم (آل محمد علیہم السلام) علماء ہیں، ہمارے شیعہ متعلّم ہیں اور باقی لوگ غثاء ہیں۔ اسی طرح منقول ہے کہ ایک بار اہل سنت کے کچھ علماء سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ کے شریعت کدہ پر حاضر ہوئے، سلام و احوال پر سی کے بعد ان لوگوں نے کہا کہ آپ شیعوں کے بیہاں جو امام مہدی علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ بھیجا جاتا ہے کافی مضنكہ خیز ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ دریا

میں عریضہ ڈالا جائے اور وہ ان تک پہنچ جائے۔ مچھلیاں کھا لیتی ہوں گی یا پانی میں گل جاتا ہوگا۔ آپ نے حکم دیا کہ شیشہ کے برتن میں پانی لا جائے۔ جب وہ لا یا گیا تو آپ نے ان لوگوں کے سامنے عریضہ لکھا اور شیشہ میں موجود پانی کے سپرد کر دیا اور مہمانوں سے محظی ہو گئے تھوڑی دیر بعد مہمانوں سے کہا کہ ابھی آپ کے سامنے ہی میں نے عریضہ لکھ کر اپنے مولاکی خدمت میں بھیجا۔ یہ برتن اور پانی آپ کے سامنے ہے بتائیے میرا عریضہ کہاں ہے؟ اب جو سب نے غور سے پانی میں دیکھا تو عریضہ کا کوئی نام و نشان نہ تھا۔ اعتراض کرنے والے شرمند ہوئے۔ اس واقعہ میں جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے اگر آپ چاہتے تو عریضہ کے سلسلہ میں زبانی عقلی اور نقی دلیلیں دے سکتے تھے لیکن آپ نے عملی نمونہ پیش کیا کہ جس کے بعد مشاہدہ کرنے والوں کے دل میں انکار تو بڑی بات شک بھی نہ پیدا ہو۔ لیکن یہ عملی نمونہ وہی پیش کر سکتا تھا اور پیش کر سکتا ہے جونہ صرف زبان بلکہ اپنے عمل سے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے نزدیک ہوا اور مستقل اپنے امام سے رابطہ میں ہو۔ منقول ہے کہ کثرت مطالعہ کے سبب سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ کا سینہ زخمی ہو گیا تھا اور مستقل در درہتا تھا لیکن یہ درد آپ کو مطالعہ سے نہ روک سکا۔ آخر ایک دن امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا کرم ہوا اور درد کافور ہو گیا۔

رشحات قلم:

درس و تدریس، وعظ و تبلیغ اور مدرسہ سلطان المدارس کے جیسے دیگر انتظامی امور میں مصروفیات کے سبب سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ کو تصنیف و تالیف کے لئے وقت نکال پانا مشکل تھا لیکن اس کے باوجود آپ نے تصنیف و تالیف میں بھی نمایاں کارنا میں انجام دیئے۔ آپ کی ہر تالیف اپنی مثال آپ ہے جنمیں سے چند کتابوں کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔
 الافتادات الباقریہ، مجالس باقریہ، منجح اليقین و صحیفۃ المستقین، المواعظ الباقریہ، صوب الدیم النوافث، القول المصنون فی فتح نکاح المجنون، اجوبة المسائل (شرعی سوالات کے جوابات)، اجوبة المسائل (فتاویٰ)، الروضۃ الغناء فی عدم جواز استماع الغناء، سوال و جواب، اسداء الرعایب بکشف الحجاب عن وجہ السنة والكتاب، تصحیح الاعمال، رسالہ صومیہ اور شہادت ولایت وغيرها۔ اسکے علاوہ آپ کی کچھ کتابیں مفقود بھی ہو گئیں ہیں۔ سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ عظیم شاعر بھی تھے۔ آپ نے عربی زبان میں اشعار کہے ہیں۔ منقول ہے کہ سلطان المدارس لکھنؤ کے سابق استاد علامہ سبط حسن صاحب طاب ثراه نے ایک دن ناساز طبیعت کے سبب چھٹی کی درخواست پہنچی جو منظوم عربی زبان میں تھی۔ سرکار باقر العلوم رحمۃ اللہ علیہ نے منظوم عربی میں ہی درخواست کی منظوری تحریر فرمائی۔

اولاد:

اللہ نے آپ کو تین بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کی۔

- 1- استاد الفقۂ آیۃ اللہ سید محمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ (سابق پر نسل سلطان المدارس لکھنؤ)
- 2- حافظ فتح البلاغہ، مفسر صحیفہ سجادیہ آیۃ اللہ سید علی رضوی طاب ثراه (سابق پر نسل سلطان المدارس لکھنؤ)
- 3- حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید رضوی طاب ثراه
- 4- بڑی بیٹی آیۃ اللہ العظیمی سید حسن رحمۃ اللہ علیہ (ساکن کربلاؒ معلیٰ عراق) کی زوجہ تھیں۔
- 5- مجھلی بیٹی آیۃ اللہ سید حسین رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ تھیں۔
- 6- چھوٹی بیٹی آقاۓ شریعت حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید کلب عابد نقوی طاب ثراه کی زوجہ اور آفتاب شریعت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب قبلہ امام جمعہ لکھنؤ کی والدہ گرامی تھیں۔

غروب آفتاب:

16 شعبان المُعْظَم 1346ھجری بروز جعرات صبح دس بجے یہ آفتاب علم و عمل کربلاؒ معلیٰ میں غروب ہو گیا۔ مرجع عالیٰ قدر آیۃ اللہ العظیمی سید ابو الحسن اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور اپنے مولا و آقا امام حسین علیہ السلام کے روپہ مبارک میں قتل گاہ کے قریب دفن ہوئے۔

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائنگ:

مرکز احیاء آثار بر صغیر (ماب)



maablib.org